یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISTERED L. No 352

اخبار اہلحدیث امرتسر

مٹ جائے گی مخلوق تو انصاف کرو گے ... سنت ... مصطفیٰ کی گرفتار ...

جلد ۲ نمبر ...

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(۳) نامہ نگاروں کے مضامین ... پسند بمفت درج ہونگے۔

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ

والیان ریاست سے ... ...

امراء و جاگیرداروں سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ۱۲؍

غیر ممالک سے ... ۵ شلنگ

... ... ۳ شلنگ

انڈیا والوں سے ... ...

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہو۔

یوم جمعہ امرتسر مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۰۶ء مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۲۴ ہجری ہو

امرتسر کی صفائی

قابل توجہ جناب پریزیڈنٹ صاحب میونسپل کمیٹی

اگرچہ ہم بارہا لکھ چکے ہیں۔ اور ایک معقول تجویز بتلا چکے ہیں۔ مگر باوجود معقول ہونے کے بھی میونسپل کمیٹی نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ تاہم ہم اپنی تجویز کی معقولیت پر بھروسہ کر کے بار بار کمیٹی کو توجہ دلاتے ہیں اور صاحب پریزیڈنٹ کو خاص کر توجہ دلاتے ہیں کہ امرتسر کی صفائی جیسی کہ چاہیے نہیں ہے ہمیشہ ایسے اوقات کمیٹی کو توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ مگر اہلحدیث جو تجویز پیش کرتا ہے وہ جناب امید ہے کہ صفائی خاطر خواہ نہ ہوگی۔ وہ تجویز یہ ہے کہ ایک دیسی افسر خاص اس مطلب کیلئے مقرر کیا جائے کہ اس کے پاس اہل شہر اپنے اپنے علاقوں کی صفائی کی شکایت قلمی یا زبانی پہنچاویں۔ اس افسر کے ماتحت چند ایک مہتر اور بہشتی موجود رہیں شکایت پہنچتے ہی افسر مذکور اپنے ماتحتوں کو بھیجکر صفائی کرا دے اور اس محلہ کے صاف متعلقہ صفائی کی رپورٹ کرے اس افسر کا فرض ہوگا کہ شکایت پہنچتے ہی تعمیل کرے۔ اس کا دفتر شہر کے وسط یا کمیٹی کے دفتر کے قریب ہو جہاں صبح سے شام تک وہ یا اس کا کوئی قائم مقام حاضر رہے اس وقت موجودہ جو یہ قاعدہ ہے ... نہیں ...

اگر کسی محلہ میں غلاظت ہوتی ہے تو اہل محلہ اس کا کوئی فوری علاج نہیں کر سکتے جو صفائی کہیں نظر نہیں آتا۔ سکرٹری کو خط لکھیں۔ تو کئی کئی روز لگ جاتے ہیں۔ پھر بھی کوئی نتیجہ نہیں۔ بعض وقعہ ہم خود دیکھتے ہیں کہ غلاظت کی گاڑی چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ لوگ آتے جاتے ہیں ناک دبا کر چلے جاتے ہیں۔ اگر ایسا انتظام ہو کہ ایک افسر خاص اسی قسم کی شکایات سننے کو انتظام کرنے کیلئے ہو خواہ زبانی شکایات ہوں۔ یا تحریریں دفتر میں یا بذریعہ ڈاک تو یہ تکلیف ہو۔ غضب تو یہی ہے کہ کوئی سنتا نہیں۔ ڈاکٹر صاحب متفق ہیں کہ حفظان صحت کے لئے صفائی کی ضرورت ہے مگر امرتسر کی کمیٹی ہے کہ سب ڈاکٹروں کے خلاف اپنی پالیسی رکھتی ہے۔ لیکن اہلحدیث بحکم قرآنی رحمت خداوندی سے کبھی ناامید نہیں ہو سکتا۔ اس کہنے سے کبھی نہیں رکیگا۔ اسی لئے سب کمیٹی صفائی کے ممبران کے پاس بنام یہ پرچہ بھیجا گیا ہے۔

در بستہ آں مباش کہ نشنید یا شنید

اطلاع ضروری ... چونکہ جناب مولوی محمد عبدالمجید صاحب دہلوی انتقال کر گئے ہیں اس وجہ سے ... دہلی کا حساب کتاب متعلقہ ... تحفہ ... کا حساب ... ضرورت ... لیکن ...

ahmadimuslim.de

مفقود الخبر

۲۸ دسمبر ۱۹۰۷ء کے اہلحدیث میں یہ ذکر آچکا ہے کہ پنجاب کے سراج الاخبار نے لکھا تھا کہ مفقود الخبر شخص کی بیوی سے جو چار سال بعد نکاح کرتا ہے وہ بدکاری کرتا ہے اسکا جواب اسی پرچہ (۲۸ دسمبر) میں دیا گیا تھا کہ مفقود الخبر کی بیوی کا چار سال کے بعد نکاح کرا دینا بڑے بڑے صحابہ اور علماء محدثین و فقہا سے ثابت ہے جن کے حوالے بھی اسی پرچہ میں دیئے گئے۔ اس کے بعد ۱۵ جنوری کے سراج الاخبار میں ہمارے اس مضمون کا جواب نکلا۔ جواب کیا تھا گویا اپنے دعوی کی تردید اور ہماری تائید تھی۔ مگر ہم سے اس کا جواب جلدی نہ ہو سکا۔ جس کے کئی ایک باعث تھے ایک تو جواب میں کتاب المحیح کا حوالہ تھا۔ جو ایک ایسی نامشہور اور غیر متداول کتاب ہے کہ حافظ زیلعی اور حافظ ابن حجر جیسے علامہ حدیث بھی اس سے آشنا نہیں۔ اس لیے ان دونوں حضرات نے ہدایہ کی تخریجوں میں کتاب المحیح کی روایت مذکورہ کی بابت اپنا عدم علم ظاہر کیا۔ خیر چونکہ سراج الاخبار میں اسکا حوالہ تھا اس لئے اس کی تلاش کی تو کہیں سے نہ ملی۔ آخر مدرسہ احمدیہ آرہ سے ملی۔ تو اس کو دیکھا گیا۔ دوسرا باعث اس تاخیر کا یہ ہوا۔ کہ بعض مضامین ضروری در بعض موسمی آتے رہے کہ ہر ہفتہ اس جواب کے ارادہ پر ان کا غلبہ رہا۔ بہرحال آج ہم اس کا جواب دیتے ہیں اور بتلاتے ہیں کہ سراج الاخبار کے کسی مجہول[*] مضمون نگار نے جو ہمارا جواب لکھا ہے وہ حقیقتاً اپنے مذہب کے مخالف اور ہمارے مذہب کے موافق لکھا ہے۔ مگر فاضل مضمون نگار کو دائیں بائیں کی خبر نہیں کہ کہاں کو جاتے ہیں۔ یہی افسوس نہیں کہ مضمون نگار نے اپنے مذہب کا خلاف کیا۔ جسے وہ نہیں سمجھے بلکہ یہ بھی افسوس ہے کہ انہوں نے دروغگوئی اور حق پوشی سے کام لیا ہے۔ اسے کاش یہ دروغگوئی کسی مفید کام میں ہوتی مفید نہیں بلکہ محض شخصی معاملہ میں چنانچہ آپ نے شروع مضمون میں لکھا ہے :-

"اہلحدیث امرتسر جو اخبار دنیا میں چوتھا پانچ سالہ بچہ ہے ابتداء میں وہ چار دفعہ آریوں اور مرزائیوں کے ساتھ ہاتھوں پائی کر کے اپنے تمام خیال میں مرد میدان بنکر چلنے لگا۔ تو اپنے پیر بھائیوں سے دست گریبان ہونے لگا تھا۔ مگر جب انہوں نے اسکی تحریرات سے علمی اور اعتقادی خدمیاں اور زندیقانہ خیالات ثابت کر کے گذشتہ سے تائب اور آئندہ کو محتاط رہنے کی ہدایت کی۔ تو وہ اپنی خیالی دعوت کا

اظہار کرتا اپنے ناصحان مشفق ہی پر ہاتھ اٹھانے لگا جس پر انہوں نے مجبوراً ایک فتوی شائع کر کے اسے اپنی جماعت سے خارج کر دیا"

اس بیان میں فاضل مضمون نگار نے بعض بازاریوں کی گپ کی پیروی کی اور صرف حق پوشی سے کام لیا ورنہ اگر وہ حق گوئی کرتا تو یہ بھی لکھتا۔ کہ بعض علماء اہلحدیث نے ایڈیٹر اہلحدیث کی مخالفت کا فتوی شائع کیا لیکن جب جواب نکلا تو اکثر علماء مشاہیر نے اس پہلے فتوی کو غلط جانا۔ آخر اس نزاع کو بکلی انفصال دینے کیلئے قومی طور پر آرہ میں تین برگزیدہ علماء منصف ہوئے جنہوں نے متفقہ فیصلہ سے مخالفین کے فتوے کو غلط قرار دیا۔ یہ تو ہے اصل واقعہ مگر اس کو سراج الاخبار کے فاضل مضمون نگار نے کیوں سارا بیان نہ کیا؟ اس کا جواب ہم نہیں دے سکتے۔ اسکی وجہ وہی بتائیگا۔

اس کے علاوہ فاضل موصوف نے حق پوشی کا یہ طریقہ اختیار کیا کہ ہمارے سارے کلام کو نقل نہیں کیا۔ بلکہ اپنی ہی کہتے گئے۔ ہم نے تجربہ سے دیکھا ہے کہ حق پوشوں کی ایجاد قدیم سے ہے کہ فریق مخالف کے مضمون کو اسی کے الفاظ میں پورا پورا نقل نہیں کرتے جسکو اسمیں شک ہو وہ مرزا صاحب قادیانی اور ایڈیٹر اہل فقہ کا طریقہ دیکھ لے کفیٰ لہم عبرۃ۔

خیر اس شخصی بحث سے آگے چلکر آپ اپنے اصل مضمون پر آتے ہیں :-

"مفقود الزوج عورت کے نکاح ثانی کے جائز نہ ہونے کے بارے میں حنفی مذہب کے دلائل اور براہین لکھے جاتے ہیں۔ اور قرآن و حدیث اور اقوال صحابہ وغیرہم اور قیاس شرعیہ کی سیر کرا کر معترض کی تحقیقی معلومات بڑھائے جاتے ہیں۔ پھر اس کے ان دلائل کی قلعی کھولی جائیگی جس سے وہ بیچارہ اپنی نادانی کے باعث دھوکا کھا یا ہوا ہے پس واضح رہے کہ حنفی مذہب[1] میں مفقود سے وہ شخص مراد ہے جس کا کوئی پتہ نشان اور جینے مرنے کی خبر معلوم نہ ہو سوا ایسا شخص اس حنفی مذہب میں اپنی ذات کیلئے تو زندہ ہے۔ اُس کی بی بی نکاح ثانی نہیں کر سکتی اور نہ اس کا مال ورثا میں تقسیم ہو سکتا ہے بلکہ قاضی کو لازم ہے کہ کوئی شخص مقرر کرے جو اس کے مال کی حفاظت کرے اور اس کے دیون وصول کرے جس مال کے خراب ہونیکا اندیشہ ہو۔ اس کو بیچ ڈالے اور اسکی اولاد بی بی اور والدین پر خرچ کرے۔ لیکن غیر کے حق میں وہ مردہ ہے۔ غیر کے ترکہ کا وارث نہ ہوگا بلکہ اس کا حصہ ۹۰ برس تک موقوف رکھا جائیگا۔ اور ۹۰[2] برس کے بعد قاضی اسکی موت کا حکم

[1] اسمیں حنفی مذہب کی کیا خصوصیت ہے۔ سب میں یہی تعریف ہے (ایڈیٹر)

[2] یہ دو نمبر کی کہاں سے آئی۔ (ایڈیٹر)

[3] اس دعوی کو یاد رکھیئے گا پھر بتلائینگے کہ آپکے دعوی اور دلیل میں تقریب تام ہو۔ (ایڈیٹر)

[*] مجہول وہ شخص ہے جو معلوم نہ ہو چونکہ ہمیں معلوم نہیں کہ آجکل سراج الاخبار کا ایڈیٹر کون ہے اسلئے مجہول لکھا ہے اگر یہ لفظ ثقیل ہو تو فاضل مضمون نگار کو چاہیے کہ اپنا اظہار نام کریں (ایڈیٹر)

نوٹس

آج تک یہ عام شکا[یت]
تعلیمیافتہ نوجوان
کو حقارت کی نگاہ سے
شک نہیں یہ شکایت
درست بھی ہے مگر ہم
زندہ مثال قائم کرنے
ٹبی بازار میں ایک دو[کان]
پیمانہ پر جاری کی ہے
کا بساطی کا مال جیسے
چاقو قینچیاں پنسلیں
موم بتیاں۔ سوتی اور
قفل۔ ٹرنک۔ بید بڑ[ے]
لیمپ۔ ہر قسم کی پنیا[ں]
ریلیں۔ شیشے۔ ولایتی
گرم و سرد۔ ڈوری۔
لیونڈر وغیرہ و غیرہ
کے بکفایت دریافت
لاہور تشریف لائیں و
دوکان سے ایک دفعہ
پھر ہمیشہ کیلئے خریدار
نوٹ۔ ہمارے ہاں
جرابیں تیار کی
اور پائیداری میں
کرتی ہیں۔ سوتی جراب
قیمت۔ المشتہر
شیخ نیاز حسین
لاہور پنجاب

ahmadimuslim.de

کریگا۔ اور ظاہر روایت یہ ہے کہ جب اسکے ہم عمر ساتھی مرجائیں۔ تو اس کی موت کا حکم دیا جائے اور یہ مذہب دلائل ذیل پر مبنی ہے۔

اول۔ قولہ تعالیٰ پارہ ۵۔ رکوع ۱ والمحصنٰت من النساء الا ما ملکت ایمانکم جس کا ترجمہ یہ ہو کہ تم پر حرام ہیں خاوند والی عورتیں مگر وہ جن کے مالک ہوگئے تمہارے ہاتھ۔ یعنی جو عورتیں دار الحرب سے پکڑ لائے ہو۔ وہ اگر خاوند والی بھی ہوں۔ تو تم پر حرام نہیں ہیں۔ اس استثناء سے صاف روشن ہے۔ کہ دار الحرب سے پکڑی آئی عورتوں کے سوا کوئی خاوند والی عورت دوسرے کیلئے ہرگز جائز نہیں۔ لیکن اگر مفقود کی عورت سے نکاح جائز ہوتا تو وہ ماملکت ایمانکم کے بعد اس کو ضرور بڑھایا جاتا یا اور کہیں اشارۃً و کنایۃً ہی سہی اس کا ذکر کیا جاتا۔

اس عبارت میں مضمون نگار نے دعویٰ اور اس کی ایک دلیل دی ہے۔ دعوے کا خلاصہ تو یہ ہے۔ کہ مفقود الخبر کے گم ہونے سے نوے برس یا ہم عمروں کے مرنے کے بعد اس کی بیوی نکاح ثانی کر سکتی ہے مگر افسوس کہ دلیل سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی بلکہ اگر آپ کی تقریر کو صحیح سمجھا جائے تو آپ کی پیش کردہ دلیل سے آپ کا مذہب [illegible] ہو جاتا ہے۔ [illegible] بھی نکاح جائز ہوتا۔ تو [illegible] کے بعد اس کو ضرور بڑھایا جاتا یعنی یوں ہوتا۔ الا بعد [illegible] ازواجہن مفقودۃ [illegible] ہم عمروں کے انتقال کی کوئی حد نہیں بلکہ ہمیشہ تک وہ عروس نوجوان دلہا کی یاد کرتی رہتی ہے۔ اور روتی جلاتی اپنی عزیز جوانی کو برباد کرے۔ اگر اس سے [illegible] اس کا جواب ہم دیں تو ہمارے دوست خفا ہونگے۔ اسلئے بہتر ہے کہ وہی دیں۔

خیریت ہے فاضل مضمون نگار کی پہلی دلیل کا تو یہ حال ہے کہ بجائے اثبات مدعا کے ابطال مدعا کرتی ہے تو باقی دلائل کو ناظرین خود ہی اندازہ لگالیں ع

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

اب ہم بتلاتے ہیں۔ کہ آپ کا یہ طرز استدلال خود حنفی علماء اصول کے مقررہ قواعد کے (جن کے مذہب کی حمایت میں آپ اس مسئلہ پر قلم کر رہے ہیں) نہ صرف برخلاف ہے بلکہ مردود ہے۔

حنفیہ علماء اصول نے کلام سے استدلال کے چار طریقے بتلائے ہیں۔ عبارت۔ اشارت۔ دلالت۔ اقتضاء النص (ان کا مفصل ذکر مضمون اجتہاد اور تقلید میں آچکا ہے) ان کے علاوہ جس قدر طریق استدلال لاتے ہیں۔ وہ علماء حنفیہ کے نزدیک غلط بلکہ فاسد ہیں۔ چنانچہ اصول کی معتبر اور درسی کتاب حسامی میں ہے کہ ومن الناس من عمل فی النصوص بوجوہ اُخر فاسدۃ عندنا۔

پس آپ بتلایئے کہ آپ کا یہ استدلال طرق اربعہ میں سے کس طریق کا عبارۃ النص ہے یا اشارۃ النص۔ دلالۃ النص ہے یا اقتضاء النص (ہر ایک کی تعریفات مع مثالوں کے ہمارے مضمون اجتہاد و تقلید میں گذر چکی ہیں) اگر انہیں سے کوئی ہے تو مع تعریف تعیین کیجئے۔ اگر نہیں تو پھر اس کے فاسد اور کاسد ہونے میں کیا شک ہے۔ ہمیں حیرانی ہے۔ کہ اہلحدیث کے مقابلہ پر ہمارے بھائیوں کو کیسی کیسی دقتیں پیش آتی ہیں۔ کہ کیسے کیسے اپنے مسلم اصول کے جن پر فخر کیا کرتے ہیں بھی خلاف کہہ جاتے ہیں۔ یہ سچ ہے سہ

اس نقش پا کے سجدے نے یاں تک کیا ذلیل ۔ میں کوچۂ رقیب میں بھی سر کے بل چلا

ہاں یاد آیا کہ آپ تو مقلد ہیں اور مقلد کی شان تو صرف یہ ہے کہ اپنے امام کی بتلائی ہوئی دلیل کو نقل کرے۔ استدلال کرنا اس کا کام نہیں۔ پس کیا آپ بتلا سکتے ہیں۔ کہ آپ کے امام نے اس دعوی پر آیت موصوفہ کو دلیل بنایا ہے۔ اگر نہیں بنایا بلکہ آپ کا اپنا استدلال ہے۔ تو آپ کے غیر مقلد ہونے میں کیا شک [illegible] ورنہ اگر سے چشم ما روشن دل ماشاد

(باقی دارد)

قادیانی کرشن جی جان چھڑاتے ہیں

الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا ۔ کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

کرشن جی نے [illegible] بتایا۔ جس کا جواب اہل حدیث ۲۰ اپریل میں [illegible] گیا جس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ ہمیں حسب اقرار خود تمہارے کذب [illegible] اٹھانے [illegible] طیار ہوں [illegible] تم پہلے یہ بتلا دو کہ اس حلف کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اسکے جواب میں کرشن جی نے ایک [illegible] دیا ہے۔ جو بقول شخصے سوال از آسمان جواب از ریسمان۔ پھر اس پہ طرہ یہ کہ اس [illegible] اہلحدیث میں درج کرتے ہیں ہم سے درخواست کی ہے۔ ہماری تو پہلے سے عادت ہے کہ ہم خائنوں اور غداروں کی طرح مخالف کے کلام میں تصرف نہیں کیا کرتے بلکہ اس کو اسی کے الفاظ میں تمام و کمال نقل کیا کرتے ہیں۔ یہ تو کرشن جی وغیرہ کی عادت ہے کہ اپنے مخالف کے کلام کو پورا نقل نہیں کرتے۔ بلکہ اس میں تحریف [illegible] اور اپنا دریعی لگا کر ایسا بگاڑتے ہیں۔ کہ یہودیوں کے بھی کان کترجاتے ہیں [illegible] اعتبار نہ ہو

ahmadimuslim.de

تو مولوی غلام دستگیر اور مولوی اسمٰعیل صاحب علیگڑھی مرحومین کا قصہ یاد کیجئے۔ بہر حال کرشن قادیانی کا اشتہار یہ ہے :-

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ | بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب

السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ مدت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث میں میری تکذیب و تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود کذاب دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں۔ کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے۔ اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا۔ اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں۔ اور آپ بہت سے افترا میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں اور ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہو سکتا اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں۔ تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں۔ کہ مفسد اور کذاب[1] کی بہت عمر نہیں ہوتی۔ اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے۔ تا خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔ اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں۔ اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں۔ اور مسیح موعود ہوں۔ تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں۔ کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئی۔ تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں۔ بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔ اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں۔ کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے۔ اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک! میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر۔ اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے آمین۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں۔ کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے۔ بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔ میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی۔ وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں۔ جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انھوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما لیس لک بہ علم پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا ہے۔ کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بار آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں۔ کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما۔ اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی

---

[1] آپ اس دعویٰ میں قرآن شریف کے صریح خلاف کہہ رہے ہیں قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا تعالیٰ مہلت دیتا ہے سنو! من کان فی الضلالۃ فلیمدد لہ الرحمٰن مدا (پ ۱۶ ع) اور انما نملی لھم لیزدادوا اثما (پ ۴ ع) ویمدھم فی طغیانھم یعمھون (پ ۱ ع) وغیرہ آیات تمہارے اس خیال کی تکذیب کرتی ہیں۔ اور سنو! بل متعنا ھؤلاء وآباءھم حتی طال علیھم العمر (پ ۱۷ ع) جن کے صاف یہی معنے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز، مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کریں پھر تم کیسے من گھڑت اصول بتاتے ہو۔ کہ ایسے لوگوں کو بہت عمر نہیں ملتی۔ کیوں نہ ہو دعویٰ تو مسیح کرشن و رسول احمد بلکہ خدائی کا ہو اور قرآن میں یہ لیاقت؟ ذٰلک مبلغھم من العلم (ناشر اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ آمین ؛

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں۔ اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے ؛

الـــــــراقـــم

عبد اللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایدہ۔ مرقومہ ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء مطابق یکم ربیع الاول سنہ ۱۳۲۵ ہجری ؛

جواب :- اس ساری لمبی چوڑی تحریر کا جو شیطان کی آنت سے بھی زیادہ طویل ہے۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ کرشن جی دعا کرتے ہیں کہ جھوٹا سچے سے پہلے طاعون ہیضہ وغیرہ سے مر جائے۔ اس جواب میں آپ نے کئی طرح سے دجل اور فریب سے کام لیا ہے۔

(اول) یہ کہ اس دعا کی منظوری مجھ سے نہیں لی۔ اور بغیر میری منظوری کے اس کو شائع کر دیا۔

(دوم) یہ کہ اس مضمون کو بطور الہام کے شائع نہیں کیا بلکہ یہ کہا ہے کہ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر ہے اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اگر تم مر گئے۔ تو تمہارے دام افتادہ "خس کم جہاں پاک" کہہ کر یہ عذر کر دیں گے۔ کہ حضرت صاحب کا یہ الہام نہیں تھا۔ بلکہ محض دعا تھی یہ بھی کہہ دیں گے۔ کہ دعائیں تو بہت سے نبیوں کی بھی قبول نہیں ہوتی۔ دیکھو حضرت نوح کی دعا قبول نہ ہوئی بلکہ وہ آپ ہی کی دعاؤں پر بہت سی مثالیں دینگے کہ قبول نہیں ہوئیں۔ آپ نے تین سال کے اندر ضعیف لہ ہو جانے کی دعا کی تھی۔ جو قبول نہ ہوئی۔ حالانکہ آپ نے لکھا تھا کہ اگر یہ قبول نہ ہوئی تو میں اپنے آپ کو کافر مردود۔ کذاب اور دجال سمجھوں گا جس کی تفصیل گذشتہ نمبر میں ہو چکی ہے۔

(سوم) یہ کہ میرا مقابلہ تو آپ سے ہے۔ اگر میں مر گیا۔ تو میرے مرنے سے اور لوگوں پر کیا حجت ہو سکتی ہے۔ جبکہ بقول آپ کے مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم مولوی اسمٰعیل علیگڑھی مرحوم اور ڈاکٹر ڈوئی امریکن اسی طرح سے مر گئے ہیں۔ تو کیا لوگوں نے آپ کو سچا مان لیا ہے ؟ ٹھیک اسی طرح اگر یہ واقعہ بھی ہو گیا۔ تو کیا نتیجہ ؟

(چہارم) آپ نے بڑی چالاکی یہ کی۔ کہ یہ دیکھا کہ ان دنوں طاعون کی شدت ہے۔ خصوصاً پنجاب میں سب صوبوں سے زیادہ ہے بالخصوص پنجاب کے دار السلطنت لاہور میں جو امرتسر سے بہت قریب ہے۔ یہ کیفیت ہے۔ کہ مردوں کا اٹھانا مشکل ہو رہا ہے۔ ایسی صورت میں ہر ایک شخص طاعون سے خائف ہے۔ اور کوئی آج اگر ہے تو کل کا اعتبار نہیں اور دیکھنے میں بھی ایسا ہی آیا ہے۔ کہ وہ ہے تو یہ نہیں۔ یہ ہے تو وہ نہیں۔ ایسے وقت میں طاعون ہیضہ وغیرہ کی موت کی دعا محض حسن بن صباح کی دعا کی طرح ہے۔ جب اس نے دیکھا۔ کہ جہاز ڈوبنے لگا ہے تو بلند آواز سے کہدیا۔ کہ مجھے الہام ہوا ہے۔ جہاز نہیں ڈوبے گا۔ جس سے اس کی یہ غرض تھی۔ کہ اگر ڈوب گیا تو سب مر جائیں گے۔ کون میرے کذب پر مجھے الزام دیگا اور اگر بچ رہا تو سارے معتقد ہو جائیں گے۔ یونہی چال تمہاری ہے۔ کہ اگر خاکسار مر گیا تو تمہاری چاندی ہے۔ اور اگر خود بدولت "خس کم جہاں پاک" ہو گئے تو کونسی قبر پر لات مارنے آئے گا ؟

(پنجم) تمہاری یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ مسلمان تو طاعونی موت کو بموجب حدیث شریف کے ایک قسم کی شہادت جانتے ہیں پھر وہ کیوں تمہاری دعا پر بھروسہ کر کے طاعون زدہ کو کاذب جانیں گے ؛

(ششم) آپ نے ایک چالاکی یہ کی۔ کہ پہلے تو صرف طاعون یا ہیضہ سے موت کی دعا کی مگر اخیر میں اگر یہ بھی کہدیا کہ یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اس تعمیم کرنے سے آپ کی غرض وہی ہے جو آتھم کے معاملہ میں آپ نے ظاہر کی تھی۔ کہ موت کی پیشگوئی جب جھوٹی نکلی۔ تو بات بنا لی۔ کہ چونکہ وہ امرتسر سے فیروزپور تک چلا گیا اور پھر کر وہاں بیس ہی موت کے برابر ہے۔ بقول شخصے ؎

من خوب مے شناسم پیران پارسا را

(ہفتم) آپ نے پہلے اپنے گذشتہ مضمون مندرجہ اہلحدیث ۱۹ اپریل کے فقرہ نمبر ۲ میں لکھا تھا۔ کہ خدا کے رسول چونکہ رحیم و کریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے۔ کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے مگر اب کیوں آپ میری ہلاکت کی دعا کرتے ہیں۔

مرزائیو! بتلا سکتے ہو۔ یہ تہافت اور تخالف کیوں ہے ایک ہی مضمون میں اتنا اختلاف کیوں ہوا ؟ سچ ہے لو جدوا فیہ اختلافا کثیرا ؛

ملہ ان تینوں کے متعلق آئندہ کو [illegible]

مختصر یہ کہ میں تمہاری درخواست کے مطابق حلف اٹھانے کو تیار ہوں اگر تم اُس حلف کے نتیجے سے مجھے اطلاع دو۔ اور یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے ؛

مرزائیو! تمہارا گرو اور تم کہا کرتے ہو کہ مرزا صاحب منہاج نبوت پر آئے ہیں۔ کسی نبی نے بھی اس طرح اپنے مخالفوں کو اس طریق سے ذلیل کرنے کی طرف بلایا ہے؟ بتلاؤ تو انعام لو۔ ورنہ منہاج نبوت کا نام لیتے ہوئے شرم کرو ختم بشرم النبیم ؛

میں امید کرتا ہوں کہ مرزا صاحب اپنے ماتحتوں کو حکم دینگے کہ اپنے اخباروں میں میرا جواب بھی تمام نقل کر دیں ؛

معذرت ہم نے ناظرین سے وعدہ کیا تھا۔ کہ کرشن جی کے الہامات اور پنڈت گوبردھاری لال لاہوری نجومی کی پیشگوئیوں کا سرچشمہ مقابلہ کیا کریں گے۔ مگر کرشن جی کے دیگر مضامین کی وجہ سے وہ مقابلہ لکھا ہوا ملتوی رہا۔ آئندہ انشاء اللہ نکلے گا ؛

تصحیح ۱۹۰۷- اپریل کے پرچہ میں بصفحہ اوّل کالم سطر ۲۸ میں جو یہ عبارت ہے کہ ہم اپنے وطن کے ذمہ وار ہیں" اُس میں "وطن" کی بجائے "نفس" پڑھنا چاہیئے۔ وطن غلط ہے ؛

ہندوستان میں بے چینی اور گورنمنٹ کی خاموشی

(خموشی معنے دارد کہ در گفتن نمے آید)

آج کل ہندوستان کی ہندو سوسائٹی میں جو بے چینی اور خودداری کے خیالات ترقی پر ہیں۔ اُن کو دیکھکر ایک مدبر یہ رائے قائم کر سکتا ہے۔ کہ ع

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا ؛ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

ہندوؤں کے اخبار گورنمنٹ ہند کے حق میں تو رنج اور غصہ ظاہر کرتے ہی تھے مگر ناظرین یہ سنکر حیران ہونگے کہ اب اس غصہ کا تھرمامیٹر ترقی کر کے شاہ معظم تک بھی پہنچ گیا ہے۔ چنانچہ ایک اخبار کے چند ایک فقرے ہم نقل کرتے ہیں:

دینی پاپیوشنبھو کا کھلا چٹھا ؛ | شاہا مجھے افسوس ہے کہ مجھے تمہیں نافل
یہ ملک معظم آنجہانی غافل بادشاہ کے نام ؛ | کے نام سے خطاب کیا بہتر ہو کہ تجھ کو

لاپرواہ۔ گنہگار اور ظالم غرضیکہ جو کچھ بھی لکھتا کم تھا۔ مگر مجھے ڈر ہے کہیں تیرے گورے بہادر جنہیں دشمن حکومت کہنا کسی طرح بھی بیجا نہیں مجھ پر ناراض ہو کر میرا ڈنڈا کونڈی نہ چھین لیں ورنہ مجھے موجودہ وقت میں منافق ثانی لکھنا کچھ غیر مناسب نہیں۔ غافل شاہا! معلوم نہیں تو کس غفلت میں سو رہا ہے اور تجھے کس شراب بیخودی نے مدہوش کر دکھا ہے۔ تیری ہندی رعایا سخت تکلیف میں ہے۔ تیرے مٹھی بھر گوروں نے اپنی سفید کو تاہ اندیشی سے انہیں اس قدر تنگ کر رکھا ہے کہ وہ تنگ آمد بجنگ آمد کے مسئلے کو سیکھنے کی کوشش میں ہیں۔ ان کو سمجھایا یہ سبق دیا جاتا ہے۔ کہ "اینٹ کا جواب پتھر" کیوں کہ "لاتوں کے بھوت باتوں سے سیدھے نہیں ہوتے"۔ اور یہ نشانہ واقعی خطا نہیں ہوا۔ بلکہ یہ گوروں کو سیدھا کرنے کیلئے بالکل درست ثابت ہوا۔ اور یہ سچ پوچھو۔ تو اُس جیسا جنتر اور منتر بھی نہیں تھا۔ اسنو اور خود ہی سنو اپر طرف سے

ظلم ! ظلم !! ظلم !!!

کی صدائیں آ رہی ہیں۔ مگر معلوم نہیں کہ تو کس بھروسہ پر لمبی نیند سو رہا ہے۔ کیا تو چاہتا ہے۔ کہ تیرا ایسا خیرخواہ شیوشنبھو تجھے کوئی بُری خبر سنانے پر مجبور ہو۔ غافل شاہا! میں نے جن الفاظ سے تجھے یاد کیا ہے شاید گستاخی ہو۔ اور انہیں سخت خیال کیا جاوے۔ مگر کیا تو غافل نہیں کہ تجھے اپنی بڑی سلطنت کی کچھ خبر نہیں۔ کیا تجھے لاپرواہ کہنا غلطی ہے کیا تو اپنی مہذب وفادار اور جاں نثار رعایا کو ناراض و ناخوش کر رہا ہے تو ظالم ہے۔ جب تیری رعایا پر ظلم ہوتا ہے۔ چاہیے وہ لاٹ ڈنلو ہو یا مسٹر لوانس۔ یا اُن کے شاگرد رشید نواب مسٹر مانٹ صاحب بہادر کی بلیغ آزمائی کا نتیجہ اور تو منتشر ہے گنہگار ہے۔ کہ تیری وفادار بیکس و ناچار رعایا دکھی ہے۔ میں حیران ہوں کہ تجھے کس طرح نرم گدیلوں پر آرام سے نیند پڑ جاتی ہے۔ جب تیری لکھوکھا بلکہ کروڑہا غریب رعایا بسر دی کے موسم کی فاقہ کشی سے جان تو ڑ رہی ہے۔ تو کیا تجھے کا پتا ہوتا ہے۔ کہ ان دلدوز آہوں سے جو دکھی رعایا کے سینوں پر جیرتی ہوئی نکلتی ہیں۔ غافل شاہا! یاد رکھو اگر تو نے ان آہوں سے بچنے کی کوشش نہ کی تو یہ رنگ لائے بغیر نہ رہیں گی ؛

اسی طرح کے بلکہ ان سے بھی تیز تیز فقرے ہیں جن کا نقل کرنا بھی ہم پسند نہیں

سیرلع الا...

جن کے مجرب...
زبردست شا...
برق سٹ ؛...
ٹیشیاں ہیں ایک...
لی ہے جسکے ا...
کے اندر نامرد ک...
ہوتا ہے دوسری...
ہے جسکی مالش...
رگیں مضبوط ہو...
خور اکیہ دوائی...
ہوکر بدن مضبوط...
شکایات دفع...
محصولڈاک وغ...
مومیائی ؛...
ہر قسم کی...
جریان وغیرہ...
کے پیدا کرنے...
چوٹ لگتے ہی...
ہوجاتا ہے اور...
بقدر رتی کھا...
بحال ہوجاتی...
مولد خون۔ مقو...
نوجوان کو...
قیمت فی...
الملتمس...
پیرو ائیٹرو...
کرشہ تعلقہ...

ahmadimuslim.de

اشتہر و ائیلس

اہلسنت ہماری پاس
ذخیرہ موجود ہیں
۱ اس میں تین
شیشی ... روغن
حال ... بارہ گھنٹے
ستعمال ... خارج
شیشی ... طلا کی
سے عضو ... کی
تی ... شیشی
ہے ... پیدا
ہو جاتا ... کل
ہو جاتی ... مع
...
... بسل
دری ۔ درد کمر
...
... ہے
...
... کے بعد
... طاقت
... کی
... بڑھے
... ۔
... مولوی ...
...
امیلیہ ... النبی
نامسر (د)

کرتے ۔ اس کے علاوہ ملک کے مختلف مقامات میں جلسے ہو رہے ہیں جن میں آواز کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ ظالم ہے اس کی نوکریاں چھوڑ دو ۔ پھر یہ خود بخود ملک سے نکل جائیں گے وغیرہ چنانچہ ۱۲ اپریل کو امرتسر میں ہندوؤں اور سکھوں نے ملکر جلسہ کیا جس میں اس قسم کے الفاظ نڈر ہو کر کہے گئے ۔

اسی قسم کے واقعات آئے دن سننے میں آتے ہیں ۔ مگر سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ لیسے واقعات شورش کے سنتی ہے اور بالکل خاموش کیوں ہے اس کا جواب شاید یہ ہو ۔ کہ گورنمنٹ جانتی ہے ۔ کہ

جواب جاہلاں باشد خموشی

خیر اس سوال کا جواب تو گورنمنٹ جانے یا اس کے مدبر ۔ لیکن ایک سوال اور ہے ۔ جو خاص ان لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے جو ہر ایک امر حادث کو کسی نہ کسی روحانی سبب سے مسبب جانتے ہیں وہ سوال یہ ہے کیا وجہ ہے کہ چند ہی روز کا ذکر ہے ۔ کہ گورنمنٹ کی تعریفوں کے گیت گائے جاتے تھے ۔ اور یہی ہندو کمیونٹی ان گیت گانوں پر فخر مند ہوتی تھی ۔ اس کا جواب غالباً یہی ایک ہو سکتا ہے جو حضرت سعدی مرحوم نے کئی صدیوں سے پیشتر دے رکھا ہے ۔ کہ ؎

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال مے آید

جو کوئی اس اجمال کی تفصیل چاہے تو ذرہ میرا بدمین وغیرہ کے واقعات کو معلوم کرے کہ انگریزوں نے ان مقامات پر مسلمانوں کے حق میں کیا کیا کانٹے بوئے ہیں ۔ اور آئندہ کو بونے کی کوشش ہو رہی ہے ۔ اس کارروائی سے مسلمانوں کے دلوں کو جو صدمہ پہنچا رہا اس کا اندازہ وہی جانتے ہیں جن پر وہ صدمات آئے ہیں یا آتے ہیں ۔ جن کا خلاصہ یہ ہے ۔ کہ

شیشہ شو مے کی طرح اے ساقی ! چھڑ یو مت کہ بھرے بیٹھے ہیں

گو مسلمان ان صدمات کو آج تک گورنمنٹ کے پاس ادب سے دبائے ہوئے ہیں اور غالباً آئندہ کو بھی دبائے رہینگے ۔ مگر اس دربار میں تو کوئی دانہ ضائع نہیں جاتا ۔ جو ہر ایک نفس کے اعمال کے بدلے دینے پر قادر ہے ۔ اگرچہ گورنمنٹ اپنے فوائد کے لئے فارن آفس میں کبھی مسلمانوں کی قومیت کا خیال نہیں کرتی ۔ لیکن قادر مطلق کی غیرت نے تو ایک نہ ایک دن ان کانٹوں کا پھل پیدا کرنا تھا پس اسی قادر مطلق کی غیرت نے یہ شکل پیدا کر دی ہے کہ انگریزوں کو بھی ذرا گھر کی بلا میں مبتلا کیا جائے ۔ تاکہ ان کو بھی قدر عافیت معلوم ہو ۔ آہ ہمیں آج اس شعر کا صدق معلوم ہوتا ہے جو آج سے کئی صدیاں پیشتر کہا گیا ہے ؎

بہا زورمندی مکن بر کہاں
کہ بر یک نمط مے نماند جہاں

خیر جو کچھ ہوا سو ہوا ۔ اب ہم خاموشی سے اس شورش کے نتیجہ کے منتظر ہیں جو بنگال سے اٹھکر تمام اطراف ہند میں پھیل گئی ہو ۔ اور گورنمنٹ کی فارن پالیسی کے مدبروں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں ۔ کہ اپنی وفادار رعایا (مسلمانوں) کی فیلنگ کا خیال رکھا کریں ۔ اور یہ بات دل سے نکالدیں ۔ کہ ان کی گہری چالوں سے جو مسلمانوں کو کمزور کرنے کے متعلق کر رہے ہیں مسلمان غافل ہیں ۔ اس لئے ہم باادب عرض کرتے ہیں ۔ کہ ؎

ہم تو اک نشینوں کو ستانا نہیں اچھا
ملجائینگے افلاک جو فریاد کرینگے ۔

اہلحدیث کانفرنس

کی بابت ایک صاحب (جو اپنا نام ظاہر کرنے کی اجازت نہیں دیتے ہیں) لکھتے ہیں کہ کانفرنس کو چاہئے ۔ کہ اہلحدیث کے مذہب کی ایک جامع مانع کتاب مدلل مثل ہدایہ کے لکھا کر قوم کے ہاتھ میں دے ۔ جواباً گذارش ہے ۔ کہ یہ اور اس جیسے اور بھی کئی کام کانفرنس کرے گی انشاءاللہ ۔ مگر جب اس کو قوم کی طرف سے تقویت پہنچے گی ۔ سر دست تو اس کی وہی مثال ہے جو مسلمانوں کی انجیل میں تھی کمثل زرع اخرج شطأہ ۔ جب اس کو قوت حاصل ہو کر فآزرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ کا رتبہ حاصل ہوگا ۔ تب کہیں جاکر بتدریج تعجب الزراع بھی حاصل ہو جاوے گا ۔ انشاء اللہ ۔

شحنہ ہند کا جواب

اہل فقہ نے اپنے معمولی طریق سے کئی ایک دفعہ لکھا تھا کہ اہلحدیث میں جو ایڈیٹوریل مضامین چھپتے ہیں ۔ وہ شحنہ ہند میرٹھ کے اڈیٹر کے لکھے ہوتے ہیں ۔ گو اس میں کوئی عیب نہیں ۔ کہ ایک بھائی دوسرے کے کام میں مدد کرے ۔ مگر چونکہ یہ دعویٰ محض جھوٹ اور صرف کذب تھا ۔ اس لئے اہلحدیث مورخہ ۲۲ مارچ میں معزز اڈیٹر شحنہ ہند سے اسکی بابت سوال کیا گیا ۔ کہ اہل فقہ کے

ہدایت الزوجین ۔ [illegible] ۔ قیمت ۱ر ۔ [illegible] امرتسر

اس دعویٰ کی بابت روشنی ڈالئے۔ ہر چند اہل فقہ کے چالاک ایڈیٹر نے پیش بندی کی۔ کہ شحنۂ ہند جواب نہ دے۔ بلکہ اس پیش بندی میں حسب معمول غلط گوئی سے شحنۂ ہند کو بھڑکانا بھی چاہا۔ مگر شحنۂ ہند کا تجربہ کار اڈیٹر جیسے اہل فقہ جیسوں کو انگلیوں پر کھلا یا ہو کب اس کے بھڑے میں آن کر حق بات کو چھپاتا۔ اسلئے شحنۂ ہند نے ۸ اپریل کے پرچہ میں اس کا جواب دیا آپ لکھتے ہیں کہ۔ "ایڈیٹر اہل فقہ نے اب ایک فضول بحث چھیڑ دی۔ کہ اڈیٹر شحنۂ ہند اڈیٹر اہل حدیث کو مضامین کی مدد دیتا ہے۔ اہلحدیث نے بھی شحنۂ ہند سے استفسار کیا ہے۔ جواب یہ ہے۔ کہ مولانا ثناء اللہ صاحب کو کسی سے مضامین لینے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ وہ ماشاء اللہ عالم ہیں۔ فاضل ہیں۔ محقق ہیں۔ محدث ہیں۔ مفسر ہیں۔ وہ اگر چاہیں۔ تو صرف ایڈیٹوریل سے اخبار معمور رکھ سکتے ہیں۔ نہ انہوں نے آج تک ہم سے کوئی مضمون لیا نہ ہم نے کوئی مضمون دیا۔ بالفرض لیا بھی جاتا تو کیا نامہ نگاروں کے مضامین سے کسی اڈیٹر کا کسر شان ہو سکتا ہے یا اس کی لیاقت میں فرق آسکتا ہے۔ اب تک تو ہم نے اہلحدیث کو مضامین نہیں دیئے۔ لیکن اگر تقلید کی لنکا کا مسمار ہونا محمد آرد کے دھواں دھار مضامین کے گولوں پر منحصر ہے تو اب ضرور دیئے جائینگے انشاء اللہ۔"

کیا اڈیٹر اہل فقہ اس جواب کو نقل کریگا۔ حیا درکار ہے؟

اڈیٹر الحکم اور بدر جلدی جواب دیں

کیا آپ بتلا سکتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کا کوئی الہام اس مضمون کا ہوکہ اپنے تین اشخاص (مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی اور منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری اور ایک کوئی شخص) کو مکاشفہ میں دیکھا تھا کہ آپ مرزا صاحب کے پیرو ہیں؟ جواب ایمانداری اور حافظہ سے دینا؟

قادیانی کے متعلق ناظرین سے مشورہ

چونکہ قادیانی کرشن کا فتنہ بہت بڑھتا جاتا ہے اور اخبار میں اتنی گنجائش نہیں کہ اس کے تمام متعلقات کو درج کیا جائے۔ نہ اخبار کے کل خریداروں کو اس بحث سے دلچسپی ہے اسلئے مدت سے خیال تھا۔ کہ اس معاملہ کو کسی احسن صورت میں فیصل کیا جاوے پس ناظرین اپنی اپنی رائے سے اطلاع بخشیں۔ کہ ایسے مضامین کو ضمیمہ اخبار میں کیا جاوے یا ماہواری رسالہ کی صورت میں اخبار سے بالکل الگ۔ خاکسار اڈیٹر کی رائے میں رسالہ ماہواری بہت اچھا ہے جو محفوظ بھی رہیگا اور باقاعدہ پہنچا کریگا۔ سردست رسالہ ۱۶ صفحوں پر ہوگا۔ جس کی سالانہ قیمت مع محصول صرف عہ ہوگی۔ اخبار کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔ اخبار کے خریداروں سے بھی وہی قیمت ہوگی۔ جو غیروں سے ہوگی۔ ناظرین اپنی اپنی رائوں سے اطلاع بخشیں اور رسالہ کا نام بھی تجویز کریں۔

مہاراجہ صاحب بنارس کی فیاضی

مہاراجہ صاحب بنارس کی فیاضی گذشتہ زمانوں کی فیاضی یاد دلاتی ہے قصبہ کونڑہ میں مسلمانوں کو مسجد کی بڑی ضرورت تھی۔ انھوں نے جناب مدن گوپال صاحب افسر اعلیٰ کی معرفت درخواست گذاری۔ تو مہاراجہ صاحب بہادر نے مفت اراضی مسجد کے لئے عطا فرمائی۔ جس کے لئے مسلمانان قصبہ خصوصاً اور تمام مسلمانان ہند عموماً مہاراجہ صاحب کے مشکور ہیں۔ (نامہ نگار)

وحدۃ الوجود

کے متعلق ۵ اپریل کے پرچہ میں چند سوال میری غیبوبت میں چھپے تھے۔ اس لئے اُن پر کچھ نہ لکھ سکا۔ ہمارے مکرم جناب مولوی علی نعمت صاحب پھلواروی ضلع پٹنہ کو اس مسئلہ میں خوب تجربہ ہے۔ اسلئے امید ہے کہ مولوی صاحب ممدوح اسطرف توجہ فرماوینگے (ایڈیٹر)

چالیس سوالوں کے چالیس جواب

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۳۲) عمرو ہندہ کا نکاح کر سکتا ہے۔ کیونکہ رضاعت کی حرمت رضیع (مثلاً زید) کے بھائیوں کی طرف سرایت نہیں کرتی۔ حتی کہ عمرو کو خود زید کی مرضعہ روا ہے۔

(۳۳) دو دھ میں نمک ملانے کی ممانعت کہیں دیکھی تو نہیں ہے۔

(۳۴) اخلاص و معوذتین کے ماسوا و آیات و نیک کلمات سے بھی دم کیا

جاتا ہے۔ چنانچہ فاتحہ سے مار گزیدہ کا دم اور بسم اللہ تبارک وغیرہ کا رقیہ حدیث میں ماثور ہیں۔ اور دم کرنے کے کئی طریق ہیں۔ پڑھکر بدن پر پھونکنا یا ہاتھوں میں پھونک کر ہاتھوں کا بدن کو ملنا یا پانی کا دم کرکے پلانا یا بدن کو لگانا جیب حضرت مرض الموت میں تھے۔ تو عائشہ صدیقہ آپ کو دم کرتی اور دم کی جگہ پر زیادتی برکت کو آپ کا مبارک ہاتھ پھرا دیتی تھیں۔ اکثر دم کرنیں نفث کا لفظ آیا ہے جو خفیف سے لعاب ہمراہ پھونکنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ نفث میں نفخ۔ نفث۔ تفل۔ بزق درجہ بدرجہ زیادتی لعاب پر دال لکھے ہیں

(۳۵) بعضوں نے کچھ اس کی اور بھی تاویل کی ہے۔ لیکن ظاہر یہی ہے کہ نیک خواہیں نبوت کا ایک چھیالیسواں حصہ ہے بخاری کی مرفوع روایت میں ہے کہ اب نبوت میں سے صرف مبشرات رہ گئے۔ لوگوں نے کہا مبشرات کیا؟ فرمایا نیک خواہیں ایک اور روایت میں ہے۔ کہ ما کان من النبوۃ فلا یکذب (جو نبوت سے ہو وہ جھوٹ نہیں ہوتا) اسپر امام المعبرین ابن سیرینؒ فرماتے ہیں۔ کہ خوابیں ہی شیطانی اور بشارت رحمانی تین قسم کی [illegible]
[illegible]
(۳۶) [illegible] کے [illegible] اس سے کچھ اس معنی کی تائید نکلتی ہے اور تو معلوم نہیں۔

(۳۷) اغلاء کے سال بھر شہرت دینے ہی کا حکم آیا ہے۔ کم مالیت ہو تو پہلے بھی صرف کر سکتے ہیں چنانچہ علیؓ نے ایک دینار پایا وہ رسول اللہ اور علیؓ و فاطمہؓ سب نے کھایا۔ بعد میں ایک عورت اسکی جویاں ہوئی تو حضرتؐ نے فرمایا کہ علی! دینار دیدے۔

(۳۸) مکان احاطہ مسجد کی اُجرت صرف مسجد ہو سکتی ہے۔ کیا مانع ہے؟

(۳۹) غیر اللہ پیران پیر ہوں یا علیؓ یا بو علیؒ یا بخاریؒ یا اور کوئی امام کسی کی منت ماننا یا کسی سے امداد چاہنا صاف مشرک بنا دیتا ہے کیونکہ نذر ایک عبادت ہے اور عبادت و استعانت دونوں اللہ ہی سے مخصوص ہیں۔ چنانچہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کا یہی مفہوم ہے علامہ محمد معینؒ اپنے رسالہ ما اہل بہ لغیر اللہ میں لکھتے ہیں۔ کہ:-

"نذر برائے غیر خدا حرام است و علیہ انعقد الاجماع بلکہ کفر است کما عدہ جمیع الفقہاء من افعال الکفر و در حدیث لا نذر لغیر اللہ و در [illegible] کہ تصنیف قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی است مذکور است کہ سجدہ بر قبور انبیاء و اولیا و طواف نمودن و دعا از انہا خواستن و نذر برائے ایشاں کردن حرام است بلکہ چیزہا ازاں بکفر میرساند و نیز قضائی حاجت از غیر خدا خواستن و اورا مالک نفع و ضرر خود اعتقاد کردن شرک جلی است العیاذ باللہ"

اور بعض لوگ گو نیت یہی ظاہر کرتے ہیں کہ ہمیں تقرب محض اللہ ہی کا منظور ہے۔ صرف اس نذر کا ثواب ہم ان بزرگوں کے نام لگاتے ہیں۔ ایسا نہ بظاہر شرک تو نہیں۔ لیکن ان کا اس مشرکانہ روش پر چلنا دال میں کچھ کالا کالا ضرور محسوس کراتا ہے۔ ورنہ خاص خاص تاریخوں کا تعہد اور فلاں بزرگ کے لئے فلاں چیز کا تعین (مثلاً پیر صاحب کی گیارھویں بھی ہو۔ بو علی کی برسی وغیرہ وغیرہ۔ یہ کیا ضرور ہے چونکہ اس صورت میں بھی وہی شرک کا دھانچہ برابر کھڑا رہتا ہے۔ اس لئے یہ بھی حسب حکم من تشبہ بقوم فہو منہم درا شتباہ سے خالی نہیں۔ اس سے بھی مسلمانوں کو پرہیز لازم ہے اور بہر صورت یہ جملہ طرق مروجہ بدعات میں داخل ہیں خیر القرون و آئمہ دین سے ان کا کوئی ثبوت نہیں ہے افسوس ہے کہ [illegible]
[illegible]
ہیں اور عوام کو اسی ٹیڑھی لکیر پہ چلنے کی عام جرأت دلاتے ہیں حالانکہ اگر حق الامر کو تفتیش سے کام لیں۔ تو کبھی ایسا نہ کریں علامہ بکشی اپنی تقریر متعلقہ ما اہل بہ لغیر اللہ میں فرماتے ہیں۔ "دربول تقرب امر یست پوشیدہ و کوشت [illegible] ایں کار اجیانا میخواہند کہ قصد ایشاں ہویدا نشود لاجرم تفتیش آثارات و علامات باید کرد" اور لکھتے ہیں۔ کہ:-

"و دانستن ایں امر جامزان ایں کار ہا از یادہ ترمیسر است خالص بحالِ نیت بلکہ حال علماء و حال غیر ایشاں کہ معاینہ میکنند بہماں شکل ماندے شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ و ایں علامات و آثارات و چیزیکہ باں تقرب میجوئند مختلف و متبدل باعتبار زمان و مکان میشود و عاقل را باید کہ تامل و غور کردہ تفتیش نماید اگر محافظت ایمان منظور است تفتیش کردہ پرہیز نماید۔"

نیز تفصیل ان علامات میں بہ تمثیلاً لکھتے ہیں۔ کہ:-

"شیخ صدو و میران و زین خاں کدام حق بریں ناداں دارند کہ برائے ایشاں جانہا تلف کردہ خوشدل میشوند گا ہے ایں قسم عمل برائے پدر و پیر و استاد و خود نمے نماشد با وجود یکہ سزاوار تر بر سانیدن ثواب ایشاں اند نہ صدو و میران و زین خاں

فتاوی

س نمبر ۱۸۵ :- اگر کوئی اہل اسلام کسی کتاب خاکروب وغیرہ کا عقد بطور شرع کردیوے۔ تو اس کا کیا حکم ہے؟

س نمبر ۱۸۶ :- جو قرآن شریف فارسی اردو انگریزی میں لکھا جاوے۔ کلام الہی ہے یا نہیں۔ اس پر احکام آیات مترتب ہوتے ہیں یا نہیں؟

س نمبر ۱۸۷ :- کیا کعبہ آسمان دنیا میں ہے یا تمام آسمانوں میں؟ تینوں سوالوں کے جواب سے بذریعہ اخبار سرفراز فرمائیں۔

ج نمبر ۱۸۵ :- [illegible] الاسلام یعلو ولا یعلی اسلامی رسوم کا دوسری قوموں میں جاری کرنا گناہ نہیں۔ دوسری قوموں کی رسوم خلاف شرع کا اسلام میں جاری کرنا گناہ ہے۔

ج نمبر ۱۸۶ :- قرآن شریف کا فارسی انگریزی میں لکھنا دو طرح سے ہے ایک تو یہ کہ صرف نقوش فارسی اور انگریزی میں ہوں۔ مگر الفاظ عربی ہی رہیں۔ مثلاً الحمد للہ کو فارسی میں اسی طرح الحمد اور انگریزی میں اس طرح (Alhamdu [illegible]) لکھا ہے۔ اس صورت میں تو وہ قرآن ہی ہے کیونکہ نقوش کا اعتبار نہیں بلکہ الفاظ کا ہے۔ نقوش عربی [illegible] میں بھی نہیں رہے۔ کیونکہ زمانہ نزول قرآن کا رسم الخط اس زمانہ سے [illegible] متغائر تھا جو اب بالکل متروک ہے۔ اور اگر فارسی انگریزی سے مراد ترجمہ ہے تو وہ قرآن شریف نہیں بلکہ ترجمہ ہے کیونکہ قرآن شریف کو قرآنا عربیا کہا گیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ احب العرب لثلاث لانی عربی والقرآن عربی ولسان اهل الجنة عربی۔ پس اس ترجمہ کو قرآن مجید نہیں کہیں گے۔ بلکہ ترجمہ قرآن مجید کہیں گے۔

س نمبر ۱۸۷ :- جو بکری یا بکرا یا دنبہ حلال کیا جاوے۔ اور اس کی گھنڈی [illegible] رہ جاوے۔ تو وہ جائز ہے یا کہ ناجائز؟

س نمبر ۱۸۸ :- قربانی دینا ہر ایک مسلمان کو سنت ہے یا حکم ہے۔ یا کہ صرف دولتمند کو چاہیے۔ اور نیز قربانی سنت ہے یا حکم ہے؟

ج نمبر ۱۸۷ :- کوئی حرج نہیں۔ اگر گھنڈی جان کر کٹ جاوے۔

ج نمبر ۱۸۸ :- قربانی کے متعلق اختلاف ہے۔ سنت تو سب کے نزدیک ہے۔ حنفیہ کے نزدیک مالداری شرط ہے۔ مالی احکام شرعیہ پر بطور کفایہ بھی یہی حکم ہوتا ہے۔ کہ مالی احکام مالداروں ہی پر ہوتے ہیں۔ والعلم عند اللہ۔

س نمبر ۱۸۹ :- انگریزی نوٹ میں زکوٰۃ ہے یا نہیں معترض کہتے ہیں کہ سونا چاندی نہیں ہے۔ لہذا زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور دوسرے کتنے روپیہ ہونے سے زکوٰۃ دینا ہوگا۔ اور کتنا روپیہ دینا ہوگا۔

ج نمبر ۱۸۹ :- نوٹ در حقیقت قرض کی رسید ہے گویا سرکار قرضدار ہے اور نوٹ اسی قرض کی رسید دیتی ہے۔ مگر ایسی رسید کہ ہر ایک جگہ دکھا کر روپیہ وصول کر سکتا ہے کسی طرح کی دیر نہیں۔ اور یہ مسئلہ ہے۔ کہ جو قرضہ کسی ایسے شخص پر ہو جو اقراری ہو اور ہر وقت دینے پر تیار ہو اس قرضہ پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

س نمبر ۱۹۰ :- ام المومنین بی بی سودہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا [illegible] کی طرف بھیجنا کس کتاب میں مذکور ہے؟

س نمبر ۱۹۱ :- [illegible] بی بی سودہ کو [illegible] کہ بلا محرم اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ان کے بھائی عبد الرحمن محرم کے ساتھ تنعیم [illegible] میں [illegible] ہے کہ اگر مسافت سفر نہیں رکھتا ہے۔ اور [illegible] تنعیم مسافت سفر رکھتا ہے۔ تو سودہ کا بلا محرم اور عائشہ کا محرم کے ساتھ [illegible] اور اگر منی اور مکہ کے درمیان مسافت سفر ہے تو سودہ کو بلا محرم آپ نے کیوں [illegible] اگر منی و مکہ کے درمیان مسافت سفر [illegible] اس صورت میں [illegible] عورت [illegible] محرم کا ہونا شرط ہے کیونکر صحیح ہوگا؟

ج نمبر ۱۹۰ :- [illegible] ہے۔

ج نمبر ۱۹۱ :- [illegible] مسافت سفر [illegible] علماء کے نزدیک تین [illegible] چار کوس کی مسافت [illegible] دونوں مقام [illegible] ہیں۔ اور حنفیوں کے نزدیک [illegible] ان کے نزدیک نہیں۔ مگر حضرت سودہ کو [illegible] لوگ [illegible] بھی سمجھتے اور وہ [illegible] نہیں [illegible] اور تنہائی کی صورت [illegible] کیونکہ فتنہ کا احتمال بہت دور ہے [illegible] ہے کہ سودہ کا کوئی محرم بھی ساتھ ہو۔ گو اس کا ذکر نہیں [illegible] کی بنا [illegible] نوٹ [illegible] خلل نہیں آتا۔

تصحیح: ۱۲ [illegible] کے پرچہ میں [illegible] غلطی ہوئی ہے یوں چاہیے کہ بیوہ عورت [illegible] عدت [illegible] حدیث شریف [illegible]

انتخاب الاخبار

افسوس کہ آج کل ہر طرف سے طاعون شدت کی خبریں آرہی ہیں مولوی عبدالرحمن دیانگری جوان صالح اور مولوی فیروزالدین صاحب سیالکوٹی جو کئی ایک کتب کے مصنف تھے انتقال کر گئے۔ ملک چراغ الدین ساہوواله ضلع سیالکوٹ بھی طاعون سے فوت ہوئے۔ ناظرین سے ان کے جنازہ غائب کی درخواست ہے۔ اللہم اغفرلہم ؛

مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا۔ کہ جہاں پر ایک شخص بھی خدا کا نیک بندہ ہوگا۔ وہاں بھی طاعون کی بلا نہ پہنچیگی۔ مگر ناظرین یہ سنکر حیران ہونگے کہ گذشتہ سال کی تباہی کے علاوہ امسال بھی فروری اور مارچ میں قادیان جیسے چھوٹے سے مقام پر جہاں کی آبادی کل دو اڑھائی ہزار ہے ۳۵ آدمی ہلاک ہوئے ؛

امرتسر کے ڈسٹرکٹ جج نے اپنے ہندو اردلی کو غصے میں کہیں گالی دی۔ اس پر اُس نے ذکری چھوڑدی اور شہر کے ہندوؤں اور وکیلوں نے بڑے زور کا جلسہ کیا جس میں مقدمہ کے لئے چندہ ہُوا چنانچہ صاحب بہادر پر نالش کی جاویگی (نتیجہ کیا ہوگا ؟ وہی جو چوہوں کی کانفرنس کا بلی کے مقابلہ پر ہُوا تھا)۔

لاہور میں پنجابی اخبار کے ایڈیٹر کے آخری فیصلہ پر ہندو نوجوانوں نے بڑا شور کیا۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور کئی ایک اور یورپینوں پر حملے کئے۔ تین لڑکے ماخوذ ہیں۔

اخبار مسافر آگرہ کے مقدمہ کی پیشی ۲۰ اپریل کو تھی نتیجہ نامعلوم

شیخ محمد اسحٰق صاحب لاہوری کی بیوی اور لڑکا طاعون سے انتقال کر گئے تھے جن احباب نے ان کی تعزیت اور عیادت میں ہمدردی کے خطوط بھیجے تھے شیخ صاحب نے ان کا شکریہ ادا کرنے کا خط لکھا تھا جو ہنوز درج ہونے نہ پایا تھا کہ خود ان کے انتقال کی خبر بھی آگئی۔ اس لئے ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ مرحوم پرانے نومسلم موحد تھے کئی سال سے پنشن یاب تھے۔ اللہم اغفرلہ۔

طاعونی اموات کا حساب

سنہ ۱۸۹۶ء میں	۱۲۰۴		
سنہ ۱۸۹۷ء میں	۵۶۰۵۵	سنہ ۱۸۹۸ء میں	۱۰۱۸۵۳
سنہ ۱۸۹۹ء	۱۳۲۷۸۹	سنہ ۱۹۰۰ء	۹۳۱۵۰
سنہ ۱۹۰۱ء	۲۷۳۶۷۹	سنہ ۱۹۰۲ء	۵۷۷۴۲۷
سنہ ۱۹۰۳ء	۸۵۱۰۲۶۳	سنہ ۱۹۰۴ء	۱۰۲۲۲۹۹
سنہ ۱۹۰۵ء	۹۵۰۸۶۳	سنہ ۱۹۰۶ء صرف جنوری سے اپریل تک	۱۷۰۰۰۰

پنجاب میں ہفتہ مختتمہ ۶ اپریل کو طاعون سے جو اموات واقع ہوئی ہیں۔ اُن کی تفصیل ضلع وار حسب ذیل ہے۔ حصار ۱۰۰۔ رہتک ۱۹۷۹۔ گوڑگاؤں ۱۳۷۔ دہلی ۵۷۷۔ کرنال ۷۳۳۔ انبالہ ۱۲۷۸۔ ہوشیارپور ۱۸۱۵۔ جالندھر ۲۲۱۵۔ لودیانہ ۲۲۴۱۱۔ فیروزپور ۱۷۹۔ منٹگمری ۲۶۹۔ لاہور ۲۱۷۔ امرتسر ۱۱۳۲۔ گورداسپور ۲۲۷۵۔ سیالکوٹ ۱۸۷۳۔ گوجرانوالہ ۵۲۵۴۔ گجرات ۲۷۵۹۔ شاہپور ۱۱۸۴۔ جہلم ۵۲۷۔ راولپنڈی ۴۳۶۔ اٹک ۲۳۱۔ ملتان ۱۔ ریاست پٹیالہ ۱۳۳۶۔ کپورتھلہ ۷۶۴۔ مالیرکوٹلہ ۱۰۷۔ جیند ۲۰۰۔ کلسیہ ۱۱۵۔ فریدکوٹ ۱۱۷۔ نابھہ ۱۷۷۔ کل ۳۶۴۴۳۔ اس سے گذشتہ ہفتہ ۲۹۱۵۴۔ پچھلے سال کے اسی ہفتہ ۲۷۵۴ (کرشن قادیانی کا ضلع گورداسپور خاص قابل غور ہے)

حضور وائسرائے بہادر ڈیرہ دون کیطرف آجکل سیر و شکار میں مشغول ہیں ؛

لاہور میں طاعون کی کثرت سے لوکل سکول بند ہو رہے ہیں۔ (خدا کی پناہ)

راجکوٹ میں ایک مسلمان چپراسی نے دیوانہ ہوکر ۶ آدمیوں کو تلوار سے قتل کر ڈالا ٹیلیگراف ماسٹر نے بڑی پھرتی سے اس کو پکڑ کر حوالہ پولیس کیا ؛

ترکی گورنمنٹ نے اپنے کانسل جنرل بمبئی کی معرفت مولوی محمد انشاء اللہ ایڈیٹر اخبار وطن لاہور کے کئی تمغے چاندی کے ان لوگوں کو تقسیم کر دینے کیلئے بھیجے ہیں کہ جنہوں نے حجاز ریلوے کے فنڈ میں فیاضانہ طور سے چندہ دیا۔ ان تمغہ پانے والوں میں دو یورپین جنٹلمین اور ایک ہندو جنٹلمین ہے ان تینوں کو سلطان المعظم نے بالخصوص تمغہ عزت نشان عطا فرمایا ؛

بمبئی کے چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے ان تمام پولیس ملینوں کو بری کر دیا کہ جن پر عدول حکمی کا الزام لگا کر کمشنر پولیس نے مقدمہ فوجداری قائم کیا تھا عدالت نے قرار دیا کہ پولیس ملینوں نے جو میٹنگ کی۔ وہ ڈیوٹی کے وقت نہیں تھی بلکہ فرصت کے وقت منعقد کی گئی تھی۔ اس لئے تمام پولیس مین بے قصور ہیں۔ ان پر فوجداری مقدمہ نہیں چل سکتا۔ سب پولیس مین بری کر دیئے گئے ؛

نئی بات! نسخہ مفت بالکل مفت

بال اڑانیکا پوڈر عرق و تیل و صابون وغیرہ - کافور کا گلاس - پارے کی گولی و گلاس

گندھک کا گلاس - مالا کافور - اسپنٹن منجن - انجن ادویہ مقوی وغیرہ وغیرہ

مجرب اور اپنے آزمودہ نسخے رسالہ چند تجربات شرما میں دیئے گئے ہیں جو رسالہ کہ امرت کی شیشی خریدنیوالے کو مفت نذر کیا جاتا ہے
امرت کی دھارا جن ہاتھوں میں پہنچ چکی ہے وہ تو ہمیشہ اسکے خریدار ہیں۔ جو تمام اشتہاری دویات سے بدظن رہا کرتے ہیں۔ انکے واسطے
یہ تجویز کی گئی ہے تاکہ وہ بھی ایک بار اس آب حیات کے فوائد سے آگاہ ہو کر ویدک ادویات پر عش عش کریں۔

امرت کی دھارنے

جس قدر نام پایا ہے۔ اسکی مکمل تشریح و تعریف کیواسطے تو ایک علیحدہ کتاب چاہیئے۔ مختصراً یہ کہ عام طور پر جو امراض بوڑھے و بچوں کو [illegible] طور تو نکو موتی بیان کئے جاتے ہیں ان سب کیلئے
اکسیر اعظم ہے۔ طرفہ تو یہ ہے۔ کہ اس کا اثر فوراً ظاہر ہوتا ہے۔

سردرد ہر قسم - زکام - کھانسی - نزلہ - دمہ - نمونیا - ذات الریہ - ذات الجنب - پیٹ درد - پیٹ کا پھولنا - بدہضمی - ہیضہ - درد قولنج - قراقر معدہ - اروڑی - رقت معدہ - ریح [illegible]
معدہ - اسہال - پیچش - قے - مرگی - درد دانت - داڑھ درد - مسوڑھوں کا پھولنا - مسوڑھوں کا درد - دانتوں سے خون جانا - دانتوں کو پانی لگنا - بی [illegible] کی قے - ورم معدہ -
درد کان - کانوں میں کھجلی - ورم گوش - کرم کان - بواسیر ناک و تالو میں پھنسیاں - بدبو - چھینکیں آنا - درد آنکھ - پھوڑا پھنسی - زخم - کان بہنا - ران کا [illegible] -
پت داد - حلق کا بیٹھ جانا - منہ میں چھالے - منہ سوجنا - زہر وادرنگ - سوزاک - آتشک - بدھ - گلٹیاں - ورم - تمام درد اندرونی - تمام درد بیرونی - گنٹھیا - عرق النسا -
رینگن باد - چوٹ - لو لگنا - بائی گولہ - بحران - سر درد - دانت - بواسیر - تپ دق - سل - پرسوت - زنانی - یرقان - کالا [illegible] - امراض بچگان - بچہ کا دودھ نہ پینا -
اطفال - سرسام - سر گھومنا - حس و حرکت جاتے رہنا - لقوہ - فالج - خارش - [illegible] - خرابی دماغ - سوزش زبان - سوج آنا - [illegible] لب - گرنا دانت - کھیلے پڑنا - ورم پستان -
جلودھر - درد جگر - نفخ جگر - سوء القنیہ - طحال - بھگندر - درم گردہ یا مثانہ - درم خصیہ - [illegible] - درد و ورم - درد پشت - پنڈلیوں کا پھولنا - ناسور - آگ سے جلنا - کثرت
پسینہ - چھپاکی - قبض دائمی - بخار - امراض دل ناطری وغیرہ امراض کے لیئے اکسیر ثابت ہوا ہے۔

امرت کی دھارا جس گھر میں موجود ہے۔ ایک حکیم حاذق موجود ہے۔ امرت کی دھارا جس جیب میں موجود ہو امراض کے خطرے سے [illegible]۔ امرت کی دھارا جس کے پاس رہتی ہے
اسے ادویات کی کیا ضرورت ہے۔ امرت کی دھارا کے سامنے ادویات کے یورپ و امریکہ [illegible]۔ امرت کی دھارا نے اس قدر نام پایا ہے۔ کہ اس کی
پانچ چھ سو شیشیاں ماہوار بکتی ہیں۔ جس نے ایک دفعہ گویا ہمیشہ کے لئے اپنا یار بنایا۔ احتیاط رہے کہ امرت کی دھارا کا [illegible] نام دیکھ کر بہت لوگوں نے
جھوٹے اشتہار دے رکھے ہیں اور ہماری فہرست نقل کر دی ہے اس واسطے احتیاط سے کام لیں۔ امرت کی دھارا [illegible] کر دیں۔ تپ
دق - طاعون - سل - آتشک - سوزاک وغیرہ جیسے سخت امراض کے واسطے تیر بہدف ثابت ہوئی ہے چھوٹی امراض کا تو ذکر ہی کیا ہر وقت [illegible] بھاگتی ہیں۔ فہرست
طلب کریں۔ مفصل حال معلوم ہوگا۔ قیمت فی شیشی عہ نمونہ مہ۔ مگر یاد رہے کہ نمونے کی شیشی کے ساتھ چند تجربات شرما مفت نہیں مل سکتے۔

صاحبو! میرے اس لکھنے کو اشتہاری مبالغہ مت خیال کرو۔ خدا کو حاضر ناظر جان کر جو کچھ لکھ رہا ہوں یہ سچ مچ امرت کی دھارا کی تعریف کرنا [illegible]
کی ہمت سے باہر ہے اس میں پرماتما نے ایسے اوصاف بھر دیئے ہیں کہ جن کا اندازہ میں خود نہیں کر سکتا۔ جس مرض پر دیا جاتا ہے [illegible]
چوسنے میں کھانے اور لگانے کے کام آتی ہے۔ شراب اور افیون چھڑا دیتی ہے۔ ایک شیشی تمام بیماریوں سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔ آمین!

ٹھاکر دت شرما وید مالک دیش اپکارک اوشدھالیہ ایڈیٹر اخبار دیش اپکارک و فیملی ڈاکٹر و مصنف رسالہ جات ٹبی لاہور

ahmadimuslim.de